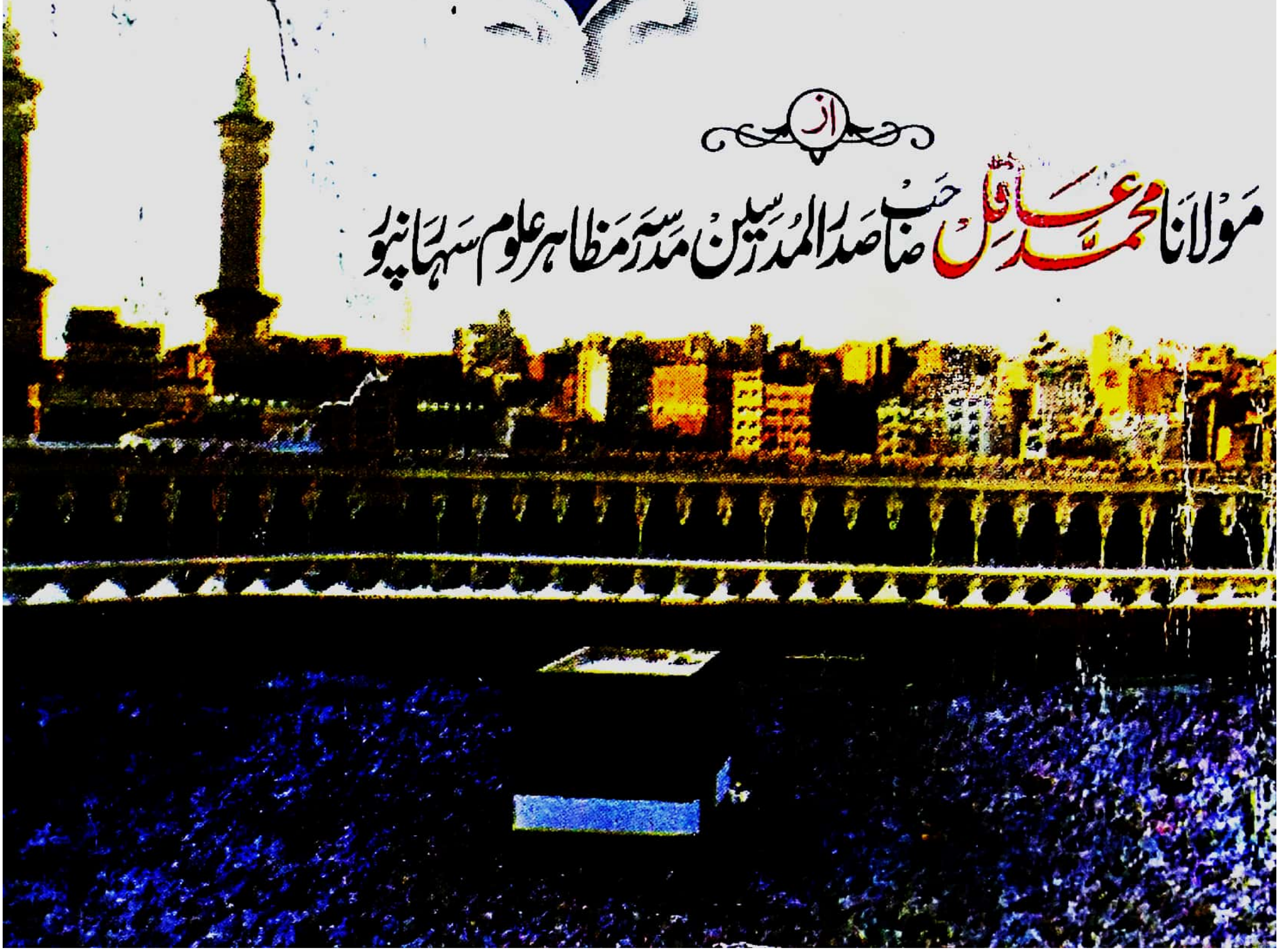
بیان الدعاء

مع منزل شریف

از

مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور



مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

رسالہ مُبارکہ

بیانُ الدُّعاء

از

مولانا محمد عاقل صاحب

صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

ناشر

مکتبہ خلیلیہ محلہ مفتی سہارنپور

فہرست مضامین

فصل ثانی

دعاءِ استخارہ

(۸۸) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ
وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ
مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّکَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ
وَیَسِّرْہُ لِیْ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ، اَللّٰھُمَّ وَاِنْ
کُنْتَ تَعْلَمُہٗ شَرًّا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ
وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاصْرِفْہُ
عَنِّیْ، وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ

رَضِّنِیْ بِہٖ ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں،
تیرے علم کی وجہ سے (یعنی چونکہ تجھ کو علم ہے اس بات کا
کہ خیر کس میں ہے)، اور قوت طلب کرتا ہوں تجھ سے تیری
قدرت کی وجہ سے (یعنی چونکہ تو قدرت والا ہے)، اور
سوال کرتا ہوں محض تیرے فضل عظیم کی وجہ سے (یعنی
تیری عطا محض فضل و کرم ہے) بیشک تو قادر ہے اور میں
قادر نہیں ہوں، اور تو عالم ہے مجھے کچھ علم نہیں ہے، اور تو تو
تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے، (سوال میرا یہ ہے)
کہ اگر تیرے علم میں یہ چیز (جو میرے ذہن میں ہے) میرے
حق میں دین و دنیا اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو
میرے لئے مقدر فرما دے اور آسان فرما دے اور اس میں
میرے لئے برکت رکھ دے، اور اگر تو اس کو میرے حق

میں بہتر نہیں جانتا ہے تو مجھ کو اس سے ہٹا دے اور اس کو میرے سے ہٹا دے، اور میرے لئے خیر مقدر فرما، وہ جہاں بھی ہو اور مجھ اس پر راضی کر دے (کہ میں اس پر خوش رہوں)

مختصر استخارہ

(۸۹) اَللّٰھُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ۔

حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتے تو یوں فرماتے: اے اللہ! میرے لئے پسند کیجئے، منتخب کیجئے (جو میرے حق میں بہتر ہو) (ترمذی شریف)

دعاءِ استخارہ کا خلاصہ بھی یہی ہے۔

(۹۰) اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد حصینؓ سے فرمایا: اگر تو اسلام لے آئے گا تو میں تجھ کو ایک دعاء سکھاؤں گا جو تجھ کو نفع دے گی، پھر جب وہ اسلام لے آئے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ دعاء بتا دیجئے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعاء سکھائی۔ (ترمذی شریف)

مضمون دعاء: "اے اللہ! میرے دل میں بھلائی کی بات ڈال، یعنی جو میرے حق میں خیر ہو، اور مجھ کو میرے نفس کے شر سے بچا" یہ دعاء بہت سے موقعوں پر پڑھی جا سکتی ہے مشوروں کے موقع پر، اور استخارہ کے موقعہ پر، اور ہر تردّد کے وقت۔

جس کو نیند نہ آنے کی شکایت ہو

(۹۱) اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُومُ وَهَدَأَتِ الْعُيُونُ وَأَنْتَ حَيٌّ قَيُّومٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَهْدِئْ لَيْلِي وَأَنِمْ عَيْنِي۔

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نیند نہ آنے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ دعا بتائی کہ یہ پڑھا کر، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری وہ شکایت دور کردی۔

(کتاب الاذکار)

مضمون دعا: اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور (سب لوگوں کی) آنکھیں سکون سے ہو گئیں، اور آپ تو ہمیشہ زندہ رہنے

والے ہیں، پوری کائنات کو سنبھالے ہوئے ہیں، آپ کو تو نہ اونگھ لگتی ہے اور نہ نیند آتی ہے، اے حی و قیوم! میری رات کو سکون والی بنادے اور میری آنکھ کو سلادے

جب کوئی کام مشکل نظر آئے

(۹۲) اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَّأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی کام آسان مگر وہی جس کو تو آسان کردے، اور تو تو سخت اور بنجر زمین کو نرم کردیتا ہے جب چاہتا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کو جب کوئی کام مشکل نظر آتا تو) یہ دعا پڑھتے تھے۔

(کتاب الاذکار)

گویا ہر مشکل کو آسان کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ نسخہ ہمیشہ کے لئے بتا دیا ہے۔

ولادت میں سہولت کیلئے

(۹۳) اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (پوری آیۃ الکرسی) اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ادْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا

وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (اور معوذتین)

حضرت فاطمہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فرماتی ہیں کہ جب میرے یہاں (بچہ کی) ولادت کا وقت قریب آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہما دونوں سے فرمایا کہ فاطمہ کے پاس جا کر "آیۃ الکرسی" اور "اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ" اخیر تک پڑھیں، اور معوذتین (قل اعوذ بربّ الفلق اور قل اعوذ بربّ النّاس) پڑھ کر دم کریں، اس سے معلوم ہوا کہ اس عمل سے ولادت میں سہولت ہوتی ہے۔

گمشدہ چیز یا انسان کے لئے

(۹۴) اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ

الضَّلَالَۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ
اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ
فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ۔

(رَوَاہُ الطَّبْرَانِیْ فِی الثَّلَاثَۃِ)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چیز گم ہوجائے یا کوئی شخص فرار ہوجائے تو اس کی واپسی کے لئے یہ مذکورہ بالا دعاء پڑھے۔

ترجمہ: اے اللہ! گمشدہ چیز کو لوٹانے والے، گمراہی سے ہدایت دینے والے، تو ہی گمراہی سے ہدایت دیتا ہے، مجھ پر میری گمشدہ چیز کو لوٹا دے اپنی قدرت اور دبدبے سے، اسلئے کہ وہ چیز تیری ہی عطاء کی ہوئی ہے۔

نیز یہ دعاء بھی: یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَالَّتِیْ" اکابر سے

منقول اور مجرّب ہے۔

جب ناگوار بات پیش آئے یا اسکے آنے کا خطرہ ہو

(۹۵) اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِكَ۔

جب کوئی ناگوار اور ناپسندیدہ چیز دیکھنے میں آئے (بدفالی کی قسم کی) تو یہ دعاء پڑھے۔ (ابن السنی)

مضمون دعاء: اے اللہ! بھلائیوں کو لانے والا اور برائیوں کو دور کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے، اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت بغیر تیری مدد کے نہیں ہے۔

(۹۶) اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی صفات کمالیہ کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے۔

ایک صحابیہؓ فرماتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مسافر) منزل پر اتر کر یہ دعاء پڑھے تو اس کو وہاں سے واپسی تک کوئی چیز ضرر نہیں پہونچائے گی۔ (ترمذی ص ۱۸۱)

اگر کوئی شخص کسی سنگین آفت میں مبتلا ہو جائے

(۹۷) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علی! کیا میں تجھ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تو کسی ہلاکت میں مبتلا ہو جائے تو وہ پڑھ لیا کرے، انہوں نے عرض کیا: ضرور! میں آپ پر

قربان ہو جاؤں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اوپر والے کلمات بتائے، اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کلمات کی برکت سے جو چاہے گا بلاؤں کو دور کر دے گا۔ (ابن السنی)

جب دشمن پر نظر پڑے یا اس کا خوف ہو

(۹۸) يَامٰلِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ اَعْبُدُ وَاِيَّاكَ اَسْتَعِيْنُ.

ترجمہ: اے قیامت کے دن کے مالک! میں صرف تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہوں اور صرف تجھ ہی سے تمام معاملات میں مدد طلب کرتا ہوں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں، ہم ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب دشمن سامنے آیا تو میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت یہ پڑھ رہے

یہی شکایت کی ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والی دعاء بتائی کہ اس کو بکثرت پڑھا کرو۔

(۱۰۱) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ جَلَّلْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ (ابن السنی)

ترجمہ: ہم پاکی بیان کرتے ہیں اس بادشاہ کی جو مقدس ہے، جو تمام فرشتوں اور روح القدس یعنی جبرئیل کا رب ہے، جس نے احاطہ کر رکھا ہے تمام آسمانوں اور زمین کا اپنے غلبہ اور دبدبہ کے ساتھ۔

دعاء صلوٰۃ الحاجۃ

(۱۰۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

ترجمہ: دعاء کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی صفات مذکور ہیں، اس کے بعد یہ ہے: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت اور مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال اور خصلتوں کا، اور سوال کرتا ہوں ہر نیکی میں حصے کا اور ہر گناہ سے بچنے کا، میرا کوئی گناہ بغیر معاف کئے نہ چھوڑ، اور کوئی غم اور فکر بغیر دور کئے نہ چھوڑ، اور کوئی میری ایسی حاجت جو تجھ کو پسند ہو بغیر پورا کئے

نہ چھوڑ یا ارحم الراحمین۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی کی کوئی (خاص) حاجت وضرورت اللہ تعالیٰ شانہ سے ہو یا کسی آدمی سے تو پہلے اچھی طرح وضوء کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اس کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعاء پڑھے۔ (ترمذی شریف)

امام نوویؒ فرماتے ہیں اس کے بعد دعاء الکرب یعنی "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار" بھی پڑھے، اس کا پڑھنا بھی مستحب ہے۔

دعاء سفر

(۱۰۳) سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سوار ہوتے باہر جانے کے لئے تو تین بار تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، اس کے بعد یہ (مذکورہ بالا) دعاء پڑھتے اور واپسی میں بھی یہی دعاء پڑھتے اور یہ زیادہ کرتے:

"اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(مسلم شریف)

نکاح کے بعد دولہا کے لئے دعاء

(۱۰۴) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔ یا صرف: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، یا صرف بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

جو شخص نکاح کرتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اسی طرح دعاء دیتے تھے۔ (صحیحین)

بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت کی دعاء

(۱۰۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس عورت کے خیر کا اور جس خیر پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کا، اور پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے اور اس شر سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے یعنی اس کے اندر جو اچھی خصلتیں ہیں ان کے خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس کے اندر جو بری خصلتیں ہیں ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جب تم میں سے کوئی شادی کرے کسی عورت سے تو (جب اس کے پاس جائے) تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھے۔

(ابوداؤد شریف)

جب مرغ کی آواز سنے

(۱۰۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو اس لئے کہ اس وقت اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔

جب کتّے یا گدھے کی آواز سنے

(۱۰۷) أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کتّوں یا گدھوں کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو، اس لئے کہ اس وقت انہوں نے شیطان کو دیکھا ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ یہ جانور ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو تم نہیں دیکھتے ہو۔ (صحیحین)

نظر بد، آسیب و سحر وغیرہ سے حفاظت کیلئے دو ماثور دعائیں

(۱۰۸) أُعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھ کر حضرت حسنؓ و حسینؓ پر دم فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل واسحٰق (علیہما السّلام) پر یہی دعاء پڑھ کر دم کرتے تھے۔ (بخاری شریف)

(۱۰۹) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ حَاسِدَةٍ، بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور پوچھا: کیا طبیعت ناساز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں" اس پر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ دعا پڑھ کر دم کیا۔ (مسلم و ترمذی)

(۱۱۰) مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: سب کچھ اللہ ہی کے چاہنے سے ہے بغیر اس کی مدد کے ہمیں کسی چیز پر طاقت نہیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ پر جو انعام فرمائیں اس کے مال اور اہل و عیال میں، اور وہ شخص مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے (ان کو دیکھ کر) تو موت تک اس کی ان نعمتوں پر کوئی آفت نہیں آئے گی، یعنی اس کی یہ سب نعمتیں آفات سے محفوظ ہو جائیں گی، یا یوں فرمایا کہ موت کے علاوہ اور کوئی آفت نہیں آئے گی، موت تو آنی ہی آنی ہے۔ (ابن السنی)

تنبیہ

اس کتاب کی تالیف کے دوران امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف تصنیف "کتاب الاذکار" ہمارے سامنے رہی ہے، اور اکثر دعائیں ہم نے اسی سے لی ہیں، جس میں انہوں نے مسنون دعاؤں کو بہت تفصیل سے لکھا ہے اور اس کے ساتھ اذکار و تسبیحات کو بھی مستقل طور سے لکھا ہے

پھر اس کے بعد کتاب کے اخیر میں انہوں نے بعض معاصی کا بھی ذکر کیا ہے، مثلاً غیبت، بہتان، چغلی، سوءِ ظن (بدظنی) وغیرہ، اور ہر ایک کی ان میں سے تعریف، یعنی اس کی حقیقت اور حکم شرعی اور ہر ایک کے بارے میں قرآن وحدیث میں جو وعیدیں آئی ہیں وہ بھی لکھی ہیں۔

دعاء اور اذکار کے بیان میں ان چیزوں کا ذکر انہوں نے بظاہر اس لئے ضروری سمجھا کہ جس طرح دعاء اور اذکار و تسبیحات کا تعلق زبان سے ہے، اسی طرح ان معاصی کا تعلق بھی زیادہ تر زبان سے ہے۔ اسی زبان کو اگر ہم نے ان چیزوں میں بھی استعمال کیا تو یہ سمجھئے کہ ہم نے اپنے اُن اعمال کو ضائع کر دیا جن اعمال کو بڑی محنت اور ذوق و شوق سے کیا تھا، پس جس طرح اعمال صالحہ کو اختیار کرنے میں نفس امارہ کی مخالفت کرنی پڑتی ہے،

اسی طرح ان اعمال کے وجود میں آنے کے بعد ان کی حفاظت کے لئے معاصی سے، اور خصوصاً مذکورہ بالا معاصی سے بچنا بھی ضروری ہے، خواہ غیبت کو کتنا ہی جی چاہے، لیکن اس سے بچنے کی پوری کوشش کرے، اور اس میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے، اسی طرح دوسرے گناہوں میں بھی۔

بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ اگر آدمی تین گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرلے تو پھر بہت سے گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے، غیبت، سوءِ ظن (بدگمانی) حسد، دراصل یہ وہ گناہ ہیں جن میں بہت سے وہ دیندار لوگ بھی مبتلا ہیں جو نماز، روزہ، اور دوسرے فرائض کے پابند ہیں، اور دوسرے بڑے بڑے گناہوں سے بھی بچتے ہیں، لیکن وہ ان تین گناہوں میں سے کسی ایک میں

یا تینوں میں کسی نہ کسی درجہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں، حالانکہ
اپنی دعاؤں اور عبادتوں کی حفاظت وقبولیت کے لئے
مطلقاً گناہوں سے اور خصوصاً مذکورہ بالا گناہوں سے
جن میں ابتلاء زیادہ ہے، بچنا ضروری ہے۔

حسد اور عداوت اور آپس کی رنجشیں (جو سبب
بنتی ہیں غیبت اور بدگمانی کا) ان سے بچنے کے لئے یہ سمجھنا
کافی ہوسکتا ہے کہ آدمی یہ یقین رکھے کہ اللہ تعالیٰ شانہ
کے ارادہ کے بغیر کوئی کسی کو ضرر اور نقصان ہرگز نہیں پہونچا
سکتا، کسی کی مخالفت سے کچھ نہیں ہوسکتا، سوائے اس کے
جو اللہ چاہے، حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ایک روز
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتاتا
ہوں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند نصائح فرمائیں

اور اخیر میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے
کہ اگر تمام مخلوق جنات، والنسان سب مل کر تجھے کوئی ضرر
پہونچانا چاہیں تو اتنا ہی پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ تعالیٰ نے
تیرے حق میں لکھا ہے، اور اگر وہ سب مل کر کوئی نفع پہنچانا
چاہیں تو اتنا ہی پہنچا سکیں گے جتنا اللہ تعالیٰ نے تیرے حق
میں لکھا ہے، تقدیر کا قلم لکھ کر خشک ہوچکا ہے، یعنی
تقدیر کا فیصلہ اپنی جگہ اٹل ہے، اس میں کوئی تغیر وتبدل نہیں
ہوگا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مضمون کو "گلستاں"
میں بڑے مؤثر انداز میں صاف صاف لکھا ہے، وہ فرماتے
ہیں کہ:

گر گزندت رسد زخلق مرنج
کہ نہ راحت رسد زخلق نہ رنج

از خدا داں خلاف دشمن و دوست
کہ دلِ ہر دو در تصرف اوست

ترجمہ: اگر تجھ کو کوئی ضرر مخلوق سے پہنچے تو رنجیدہ نہ ہو اس لئے کہ مخلوق سے نہ راحت پہنچتی ہے نہ رنج، خدا ہی کی طرف سے جان! دشمن اور دوست کی مخالفت، اس لئے کہ دونوں کے دل اسی کے قبضہ میں ہیں۔

یہ مضمون اگر آدمی کے ذہن میں راسخ ہو جائے (اور ہونا چاہیئے، اس لئے کہ تقدیر کا مسئلہ ہے) تو پھر آپس کی لڑائیاں اور عداوتیں اور رنجشیں سب ختم ہو جائیں، اسی طرح مخلوق سے جو توقعات اور امیدیں وابستہ ہوتی ہیں ان سے بھی خلاصی مل جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث میں (جس کا ذکر شروع میں آیا ہے) یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ سوال کر، اور نہ مدد

طلب کر۔ ع

جب توقع ہی اٹھ گئی غالب
کیوں کسی کا گلہ کرے کوئی

تنبیہ یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ آدمی کو اپنی کوتاہیاں اور برائیاں نظر نہیں آتیں، دوسرے کی بے شک نظر آتی ہیں، اسی لئے زیادہ تر لوگ غیبت اور بدگمانیوں میں مبتلا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ لیکن جو غیبتیں ہو چکی ہیں ان کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ جن کی غیبت کی گئی ہے، کوشش کر کے ان سے معافی مانگ لی جائے، یا پھر کم از کم ان کیلئے دعائے مغفرت کرے، مثلاً یوں کہا کرے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِمَنْ اِغْتَبْتُہٗ وَظَلَمْتُہٗ، کہ اے اللہ! مجھ کو بھی معاف کر اور ان کو بھی جن کی میں نے غیبت

کی ہے اور ان پر ظلم کیا ہے، ہم نے اپنے بعض بزرگوں سے ایسا ہی سنا ہے۔ واللہ الموفق۔

فائدہ حدیث شریف میں ہے: **أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔**

یعنی تمام اذکار میں سب سے افضل ذکر "لاالہ الااللہ" ہے، اور تمام دعاؤں میں سب سے افضل دعاء "الحمدللہ" ہے "لاالہ الااللہ" کا افضل الذکر ہونا تو اس لئے ہے کہ بغیر اس کے آدمی کا ایمان ہی ثابت نہیں ہوتا، دوسرے اسلئے بھی کہ "لاالہ الااللہ" کے مفہوم میں اثبات اور نفی دو جزء ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ معبود اور لائق عبادت ہے اور دوسرا جزء یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، بخلاف دوسرے اذکار کے، مثلاً: سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، ان سب میں اللہ تعالیٰ کی صرف ایک صفت مذکور ہے، اول میں

اللہ کے لئے پاکی کا ذکر ہے، اور دوسرے میں اس کا قابل تعریف ہونا مذکور ہے، اور تیسرے میں اللہ کے لئے بڑائی کا ثبوت ہے۔

لہٰذا "لاالہ الااللہ" مضمون کے لحاظ سے ان سب سے بڑھ کر ہے کہ اس میں اثبات و نفی دونوں پائے جاتے ہیں

دوسری چیز حدیث بالا میں یہ ہے کہ "الحمدللہ" سب دعاؤں سے افضل ہے، علماء نے "الحمدللہ" کا دعاء ہونا اس طرح سمجھایا ہے کہ ایک دوسری حدیث میں ہے "رَأسُ الشُکرِ الحَمْدُ لله" کہ الحمدللہ کہنا بہت اونچے درجے کا شکر ہے، سو "الحمدللہ" جب شکر ہے اور اونچے درجے کا شکر ہے تو شکر سے تو نعمتوں میں اضافہ اور برکت ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے " لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ" لہٰذا ثابت ہوا کہ الحمدللہ

سے تمام نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اور دعاء سے مقصود بھی یہی ہوتا ہے، یعنی نعمتوں کا حصول اور ان میں اضافہ، لہٰذا الحمد للہ بھی دعاء ہے۔

اور اس کی افضلیت اس معنی کر ہے کہ اس میں سوال کا کنایہ ہے، اور یہ معلوم ہے کہ کنایہ صراحت سے زیادہ بلیغ ہوتا ہے، والکنایۃ ابلغ من الصراحۃ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "حمد" اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے، اور کریم وسخی کی تعریف کرنا گویا اس سے اس کے کرم کا سوال کرنا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ الحمد للہ بھی سوال اور دعاء ہے، لہٰذا "الحمد للہ" بکثرت پڑھنا چاہئے کہ وہ ذکر تو ہے ہی، دعاء بھی ہے، دونوں صفتیں اس میں موجود ہیں۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر رات گذارتا تھا، جب آپ رات میں اٹھتے تو آپ کو وضوء

کا پانی دیتا تھا، تو دیر تک میں آپ سے یہی سنتا رہتا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"۔ (ترمذی شریف)

اور نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ جب آپ رات میں اٹھتے تو میں آپ کی زبان سے دیر تک "سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" ہی سنتا رہتا، اور پھر اس کے بعد آپ سے دیر تک "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" سنتا رہتا۔

اور ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ بتا دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ کون سا کلام محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کیلئے پسند فرمایا: "سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ" (ترمذی شریف)

لہٰذا جب بھی آدمی رات میں اٹھے تو حضور کے اتباع
میں کثرت سے کبھی سُبۡحَانَ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ مسلسل
اور کبھی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ مسلسل، اور
کبھی سُبۡحَانَ رَبِّیۡ وَبِحَمۡدِہٖ، سُبۡحَانَ رَبِّیۡ
وَبِحَمۡدِہٖ پڑھتا رہے، خواہ نفل نماز (تہجد) پڑھنے
کی نوبت نہ آئے، اسی کو غنیمت سمجھے، کم از کم ایک
سنّت تو ادا ہوگی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے
(آمین)

ایک روایت میں ہے "اَلِظُّوۡا بِیَاذَا الۡجَلَالِ
وَالۡاِکۡرَامِ" ترجمہ: اے لوگو! "یاذا الجلال والاکرام"
کو لازم پکڑ لو۔ (ترمذی شریف) یعنی بکثرت اس کا ورد رکھو
اس میں اللہ تعالیٰ کی دو صفتیں مذکور ہیں "جلال" یعنی عظمت
اور بزرگی، اور "اکرام" یعنی احسان، یعنی اے عظمت اور

احسان والے یہ دو صفتیں اللہ تعالیٰ کی قرآن کریم میں بھی مذکور
ہیں، تَبَارَكَ اسۡمُ رَبِّكَ ذُوا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ۔

فائدہ

بعض لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ نماز میں جی نہیں
لگتا، وسوسے آتے ہیں؟

اس کا علاج ایک بزرگ (مولانا الحاج منیر احمد صاحب
بستوی مظاہری) نے مجھے یہ بتایا کہ نماز میں جو کچھ پڑھا جائے
(قرآن پاک کی سورتیں، رکوع وسجود کی تسبیحات، نیز التحیات
وغیرہ) ان سب کو یاد سے نہ پڑھا جائے، بلکہ ارادے سے
پڑھا جائے، تو پھر دھیان سے پڑھا جائے گا اور جی لگے گا،
اور اگر صرف یاد ہونے اور زبان پر چڑھا ہوا ہونے کے طور
پر پڑھا جائے گا تو نماز میں دھیان نہیں رہے گا۔

اور خود میں نے ایک شخص کو اس کا علاج یہ بتایا تھا کہ
جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کو اس طرح پڑھیں کہ خود

اپنے کان تک اس کی آواز پہنچے، جب جو پڑھ رہا ہے اس
کو اپنے کانوں سے سنے گا تو کان اس آواز کی طرف متوجہ
ہوں گے، جس کا اثر قلب پر پڑے گا، اور قلب اس کی طرف
متوجہ ہوگا۔

ہمارے استاذ و مربی حضرت اقدس ناظم صاحب
(مولانا اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ) بھی نماز میں اسی
طرح پڑھا کرتے تھے، حضرت کے پاس برابر میں نماز
پڑھنے والا آپ کے پڑھنے کی صاف آواز سنتا تھا، گو عموما
ہم نے دوسرے بزرگوں کو اس طرح پڑھتے ہوئے نہیں
سنا، اور یہ تو مسئلہ کی بات ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ
اور اسی طرح باقی اذکار کا اس طرح پڑھنا کہ زبان سے تلفظ
اس طرح کرے کہ اپنے نفس کو سنائے، ضروری ہے، اتنا
آہستہ پڑھنا کہ خود بھی نہ سنے معتبر نہیں، قول راجح یہی ہے

دوسرا قول یہ ہے کہ صرف منھ سے آواز کا نکلنا کافی ہے،
اگر چہ اپنے کانوں سے نہ سنے۔

اسی پر بندہ اس تحریر کو ختم کرتا ہے، لکھنے میں جو
بے ادبی اور کوتاہی ہوئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ رب العالمین
سے معافی چاہتا ہوں۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون
وسلام على المرسلين، والحمد لله رب
العالمين والحمد لله الذي بنعمته تتم
الصالحات۔

واٰخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

محمد عاقل عفا اللہ عنہ
(۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ یوم الخمیس)

آگے اپنے ایک بزرگ (حضرت مولانا حکیم سیّد مکرم حسین صاحب سنسارپوری مدظلہ العالی) کی تحریر سے کچھ اعمال نقل کئے جاتے ہیں۔

آیات شفاء

مندرجہ ذیل آیات کو گلاب و زعفران سے طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائیں، ہر مرض سے شفاء کے لئے مجرب ہے۔ ان آیات کو لکھنے سے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جائے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) الحمد شریف ایک بار (۲) وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ (پ۱۰ آیت ۱۴) (۳) وَشِفَآءٌ لِّمَا

فِی الصُّدُوْرِ (پ۱۱ آیت ۵۷) (۴) یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِہَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (پ۱۴ آیت ۶۹) (۵) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ (پ۱۵ آیت ۸۲) (۶) وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ (پ۱۹ آیت ۸۰) (۷) قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ (پ۲۴ آیت ۴۴)

آیات سحر

سحر و آسیب زدہ مریض کو مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر پانی پر دم کر کے یا طشتری پر لکھ کر گھول کر صبح و شام پلائیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۱) اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ، وَلَا یُفْلِحُ

السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰی ٥ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی
(پ۱۶ آیت ۶۹، ۷۰) (۲) فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ رَبِّ مُوْسٰی
وَهٰرُوْنَ (پ۱۹ آیت ۴۶، ۴۷، ۴۸) (۳) فَلَمَّآ اَلْقَوْا
قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ، اِنَّ
اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ
الْمُفْسِدِيْنَ ٥ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ (پ۱۹ آیت ۸۱) (۴) قُلْ
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پوری سورت (۵) قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ پوری سورت (۶) يَا حَيُّ حِيْنَ
لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَآئِهٖ
يَا حَيُّ۔

آیات سلام

ہر بیماری اور پریشانی سے سلامتی اور حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل
آیات کو ہر نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کرلیا
کریں: اعوذ باللہ من الشیطان الرَّجِیْمِ،
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(۱) سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (پ:۲۳
آیت: ۵۸) (۲) سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ
(پ:۲۳ آیت: ۷۹) (۳) سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ
(پ۲۳ آیت ۱۰۹) (۴) سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ
(پ:۲۳: آیت ۱۱۴) (۵ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْيَاسِيْنَ۔
(پ ۲۳ آیت ۱۳۰) (۶) سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِيْنَ
(پ۲۳ آیت ۱۸۱) (۷) سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰی مَطْلَعِ
الْفَجْرِ (پ ۳۰ آیت ۵)

ہر بیماری سے شفاء اور ہر پریشانی سے حفاظت کیلئے

(۱) یَا سَلٰمُ، یَا حَفِیْظُ بلا شمار پڑھتے رہیں۔

(۲) منزل شریف، صبح کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینا ہر مرض کی شفاء کے لئے بہترین علاج ہے۔

روزی میں برکت کیلئے

(۱) یَا فَتَّاحُ، یَا رَزَّاقُ صبح و شام پڑھ لیا کریں۔

(۲) یَا غَنِیُّ، یَا مُغْنِیُ ۱۱۰۰ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں

بھاگے ہوئے اور گم شدہ کے لئے

(۱) یَا حَفِیْظُ، یَا مُعِیْدُ، تین تین تسبیح صبح و شام پڑھیں

(۲) اِنَّہٗ عَلٰی رَجْعِہٖ لَقَادِرٌ، بھاگے ہوئے شخص

کے نام کے اعداد نکال کر اس کی تعداد کے مطابق صبح و شام پڑھیں۔

آنکھوں کی بینائی تیز کرنے کیلئے دو اعمال

(۱) فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَاءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ، تین مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیا کریں۔

(۲) یَا نُوْرُ، ہر نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

دماغی تقویت کیلئے

یَا قَوِیُّ ہر فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر ۱۱ مرتبہ پڑھیں

ادائیگی قرض و فراخی رزق کے لئے

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ

وَاَغۡنِنِیۡ بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ ہر نماز کے بعد ۷ مرتبہ پڑھیں۔

ناجائز مقدمات سے چھٹکارے کیلئے

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمۡرِہٖ۔ ۱۴۶۰ مرتبہ، اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ رات کو پڑھیں۔

ہر بلاء و مصیبت سے حفاظت کیلئے

اول و آخر درود شریف کے ساتھ پوری منزل شریف پڑھ کر شہادت کی انگلی پر دم کر کے اپنے اہل و عیال کا تصور کر کے احاطہ کریں، اور تین مرتبہ دستک دے کر اپنے کو اور اپنے سب گھر والوں کو اللہ کی حفاظت میں سونپ دیں

تمت بالخیر

بہت کام کی بات

میں نے اپنے ایک بزرگ کے بارے میں سنا کہ وہ ایک دعاء بہت اہتمام سے فرماتے تھے، وہ یہ:

”اے اللہ ہمیں دوسروں کے حقوق پہچان کر انہیں اداء کرنے والا بنا دے“۔

یہ دعاء واقعی بہت ہی اہم ہے، اسی کے ہم معنیٰ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہٗ کی ایک مشہور نصیحت ہے جس کو حضرت ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ ”یہ نہ دیکھو دوسرا ہمارے ساتھ کیا کر رہا ہے بلکہ یہ سوچو! ہمیں کیا کرنا چاہیئے، دراصل یہ ایک حدیث شریف کا مضمون ہے جو ترمذی شریف میں ہے“ جس کا ترجمہ یہ ہے ”لوگوں کا ساتھ مت دیکھو کہ کہنے لگو، اگر وہ ہمارے ساتھ اچھا معاملہ اور برتاؤ کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ احسان کا برتاؤ کریں

گے، اور اگر وہ ہمارے ساتھ بُری طرح پیش آئیں گے تو ہم بھی اسی طرح پیش آئیں گے، بلکہ خوگر بناؤ اپنے آپ کو اس بات کا کہ اگر دوسرے تمہارے ساتھ احسان کریں تب تو تم ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو ہی، اور اگر وہ تمہارے ساتھ بُرا معاملہ کریں تو تم ان کے ساتھ بُرا سلوک نہ کرو۔

لیکن عموماً لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کو اس کا تو احساس رہتا ہے کہ فلاں عزیز نے میرا فلاں موقع پر خیال نہیں رکھا، میں بیمار ہوا، تو مزاج پُرسی کے لئے نہیں آیا، فلاں وقت ایسا کیا اور ایسا کیا، لیکن اپنے بارے میں نہیں سوچتا کہ میں نے بھی اس کا خیال رکھا یا نہیں رکھا، اپنی کوتاہی کو نہیں سوچتا جس کی وجہ سے دلوں میں بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے اور آپس کے تعلقات ناخوشگوار ہوتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ عطاء فرمائے۔

والله الموفق

منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ[ل] لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الٓمّٓ ○ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

[ل] حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی، بیہقی) اس کو پڑھ کر بیماروں پر دم کرنے کی حدیث میں ترغیب ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِكَ ج وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ق وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ[1] ۝ وَاِلٰهُكُمْ[2] اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

[1] حدیث پاک میں ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی دس۱۰ آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو رات میں پڑھ لے تو اس رات کو جن شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل وعیال کو اس رات میں کوئی آفت بیماری رنج وغم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنون پر پڑھی جائیں تو اس کو افاقہ ہوجائے گا وہ دس۱۰ آیتیں یہ ہیں چار آیتیں شروع سورۃ بقرہ کی پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دو۲ آیتیں پھر آخر سورۃ بقرہ کی تین۳ آیتیں۔ (معارف القرآن)

[2] اس آیت کا مفہوم توحید کے ہم معنی ہے، اس میں توحید ہے جس پر سارے دین کا مدار ہے

اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ط
مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ
بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج
وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قف
قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ
بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ق لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَوْلِيٰٓئُهُمُ الطَّاغُوْتُ لا يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ

إِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيهَا خٰلِدُونَ ○ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ
أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ○ اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ
وَالْمُؤْمِنُونَ ۗ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهِ
وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ
مِنْ رُسُلِهِ قف وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ق
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○ لَا يُكَلِّفُ

لہ حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو ان دو آیتوں پر ختم فرمایا ہے جو مجھے اس خزانۂ خاص سے عطا فرمائی ہیں جو عرش کے نیچے ہے اس لیے تم خاص طور پر ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں کو اور بچوں کو سکھاؤ۔ (مستدرک حاکم، بیہقی)

اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا
أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة أَنْتَ
مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ○
شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لا وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَا إِلٰهَ إِلَّا

لہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور آیت شَهِدَ اللّٰهُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ سے بِغَيْرِ حِسَاب تک پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرمائیں گے اور جنت میں جگہ دیں گے اور اس کی ستر حاجتیں پوری فرمائیں گے جن میں سے کم سے کم حاجت اس کی مغفرت ہے۔ (روح المعانی)

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ[1] خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ

[1] قرآن پاک کی یہ تینوں آیات (اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ سے مُحْسِنِیْنَ تک) دفعِ مضرات کے لیے مجرب و مشہور ہیں ۔

حَثِيْثًا لا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ط اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ● قُلِ[1] ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ط اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

[1] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح ہوتے اور شام ہوتے یہ آیتیں " قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ " تا آخر سورت تک پڑھ لے تو اس کا دل مُردہ نہ ہوگا اس دن اور اس رات میں ۔ (الدیلمی)

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ○ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا
خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○
فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا
حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○
وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

لہ حضرت محمد بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں بھیجا، جاتے ہوئے یہ وصیت فرمائی کہ ہم صبح اور شام ہوتے ہی یہ آیتیں پڑھ لیا کریں اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ الخ تو ہم پڑھتے رہے، ہمیں مالِ غنیمت بھی ملا اور ہماری جانیں بھی محفوظ رہیں۔ (ابن السنی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ لہ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَ
رَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا
بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ
شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى
وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ
عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ
خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ●

لہ ان چار آیتوں میں فرشتوں کی قسم کھا کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم سب کا معبود برحق ایک ہے آگے کی چھ آیات میں توحید کی دلیل مستقلاً بیان کی گئی ہے۔ (ماخوذ از معارف القرآن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ[1] اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ○ یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا
بِهٖ ○ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ○ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰی
جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ○ وَاَنَّهٗ
كَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ[2] یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○

[1] قرآن پاک کی یہ آیات دفع مضرات کے لیے بہت مجرّب اور مشہور ہیں۔
[2] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب رفقاء سے زیادہ خوشحال بامراد رہو اور تمہارا سامان زیادہ ہو جائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں ایسا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا آخر قرآن کی پانچ سورتیں سورہ کافرون، سورہ نصر، سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھا کرو اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو۔ (تفسیر مظہری) ایک روایت میں سورہ کافرون کو چوتھائی قرآن کے برابر فرمایا (ترمذی)

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ○ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ
مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ
اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ[1] هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ یَلِدْ ۙ
وَلَمْ یُوْلَدْ ○ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ[2] اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○

[1] ایک روایت میں سورۃ اخلاص کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا۔
[2] ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح اور شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (سورہ فلق، سورہ ناس) پڑھ لیا کرے تو اس کے لیے کافی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ یہ اس کو ہر بلا سے بچانے کے لیے کافی ہے۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ۙ وَمِنْ
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ۙ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۝ۙ
اِلٰهِ النَّاسِ ۝ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ۙ
الْخَنَّاسِ ۝ۙ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۝ۙ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ع

لہ امام احمد نے حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی تین سورتیں بتاتا ہوں جو تورات انجیل، زبور اور قرآن سب میں نازل ہوئی ہیں اور فرمایا کہ رات کو اس وقت تک نہ سو جب تک ان تینوں (معوذتین اور قل ہو اللہ احد) کو نہ پڑھ لو۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت سے میں نے کبھی ان کو نہیں چھوڑا۔ (ابن کثیر)

(۳۳) منزل کے خواص

منزل آسیب، سحر اور بعض دوسرے خطرات سے حفاظت کیلئے ایک مجرّب عمل ہے۔ القول الجمیل میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں "یہ تینتیس (۳۳) آیات ہیں جو جادو کے اثر کو رفع کرتی ہیں اور شیاطین، چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ ہو جاتی ہے"۔ اور بہشتی زیور میں حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ تحریر فرماتے ہیں "اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کر کے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو پانی پر ان آیات (منزل) کو پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔

مستجاب الدعاء بننے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

حدیث شریف میں ہے، جو شخص دن میں ۲۷ یا ۲۵ مرتبہ یہ دعاء پڑھے گا وہ اللہ تعالی کے نزدیک اُن مستجاب الدعوات لوگوں میں شامل ہو جائے گا جن کی دعاؤں سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

(حصن حصین بحوالہ طبرانی کبیر)

اَلدُّرُّ الْمَنْضُوْدُ

کامل درس ششم اجزاء

ابوداؤد شریف کی بزبانِ اردو کامل شرح جو جابجا عربی عبارات وحواشی سے مزین ہے۔ یہ شرح نہ صرف ابوداؤد کے حل کیلئے بلکہ جملہ کتب حدیث وفقہ کے سمجھنے اور مناسبت پیدا کرنے میں مفید اور معین ہے

قیمت کامل نسخہ =/900 روپیے

مصنفہ

مولانا محمد عاقل صاحب صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

مکتبہ خلیلیہ محلہ مفتی سہارنپور

MAKTABA KHALILIA